

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University

Solved Assignments Autumn 2026

Course Code:	Code201
Course Name:	اسلامیات (Islamiat)
Class:	Matric
Total Credit Hours:	6
Total Assignments:	4
Assignments Last Date:	2027-02-20

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر: 03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہے۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔



Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



Join Our
WhatsApp Channel

JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

امتحانی مشق نمبر 3

□ سوال نمبر 1: حج کا لغوی و اصطلاحی مفہوم اور اس کی فرضیت کی شرائط تفصیل سے لکھیں۔

جواب:

1. حج کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

• لغوی مفہوم: لفظ 'حج' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی کسی عظیم اور محترم جگہ کا ارادہ کرنا یا زیارت کا قصد کرنا ہیں۔

• اصطلاحی مفہوم: اسلامی شریعت میں حج سے مراد ذوالحجہ کے مقررہ ایام (8 سے 12 ذوالحجہ) میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے خانہ کعبہ کی زیارت کرنا، طواف کرنا، عرفات کے میدان میں وقوف کرنا اور صفا و

مرہ کے درمیان سعی سمیت تمام مناسک حج کو سنت نبوی کے مطابق ادا کرنا ہے۔

2. حج کی فرضیت کی شرائط:

حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے اور اس کے فرض ہونے کے لیے درج ذیل شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے:

• مسلمان ہونا: حج صرف مسلمان پر فرض ہے، غیر مسلم پر اس کی ادائیگی فرض نہیں۔

• عاقل و بالغ ہونا: بچہ اور مجنون (پاگل) پر حج فرض نہیں ہوتا۔

• آزاد ہونا: غلام یا قیدی پر حج فرض نہیں ہوتا۔

• استطاعت (مالی و جسمانی): حج کے لیے سب سے اہم شرط مالی اور جسمانی طاقت ہے۔ یعنی انسان کے پاس مکہ مکرمہ جانے اور واپس آنے کے اخراجات کے علاوہ اس کے اہل و عیال کے لیے پیچھے معقول رقم

موجود ہو۔ نیز وہ سفری مشقت برداشت کرنے کی جسمانی طاقت رکھتا ہو۔

• راستے کا پر امن ہونا: سفر کا راستہ محفوظ اور پر امن ہو تاکہ جان و مال کو خطرہ نہ ہو۔

• خواتین کے لیے محرم کا ہونا: عورت کے لیے حج کے سفر میں شوہر یا کسی شرعی محرم (جیسے بیٹا، بھائی، باپ) کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

□ سوال نمبر 2: حج کو عالمگیر اسلامی اجتماع کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کے سیاسی فوائد پر بحث کریں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

جواب:

1. حج بحیثیت عالمگیر اسلامی اجتماع:

حج دنیا کا سب سے بڑا سالانہ مذہبی و روح پرور اجتماع ہے۔ ہر سال ذوالحجہ کے مہینے میں دنیا کے کونے کونے سے، مختلف زبانیں بولنے والے، مختلف رنگ و نسل اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے لاکھوں مسلمان ایک ہی لباس (احرام) میں ملبوس ہو کر ایک ہی معبود کی بارگاہ میں اللّٰهُمَّ لَنَبِّئِكَ اَلْحَمْدُ کی صدا بلند کرتے ہیں۔ اس عظیم اجتماع میں امیری، غریبی، نسلی اور لسانی امتیازات ختم ہو جاتے ہیں، اسی لیے اسے عالمگیر اسلامی اجتماع کہا جاتا ہے۔

2. حج کے سیاسی اور اجتماعی فوائد:

حج کے ذریعے مسلمانوں کو درج ذیل سیاسی و بین الاقوامی فوائد حاصل ہوتے ہیں:

• امت مسلمہ کا اتحاد و یگانگت: حج کے موقع پر تمام مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر اپنی عالمگیر وحدت اور بھائی چارے کا مظاہرہ کرتے ہیں جو امت مسلمہ کی طاقت کی علامت ہے۔

• باہمی مسائل سے آگاہی: دنیا بھر کے مسلمان آپس میں ملتے ہیں، جس سے مختلف ممالک کے مسلمانوں کو درپیش مسائل، سیاسی بحرانوں اور چیلنجز سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

• مشترکہ لائحہ عمل کی تدبیر: حج کے موقع پر مسلم رہنما اور مفکرین جمع ہو کر امت کے اجتماعی مسائل کے حل کے لیے مشاورت کر سکتے ہیں۔

• مساوات کا درس: ایک ہی جگہ حاکم و محکوم اور امیر و غریب کا کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونا مساوات اور جمہوریت کا سب سے بڑا سیاسی پیغام ہے۔

□ سوال نمبر 3: جہاد کا لغوی و اصطلاحی مفہوم بیان کریں اور اسلام کے دفاعی نظام میں اس کی ضرورت واضح کریں۔

جواب:

1. جہاد کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

• لغوی مفہوم: لفظ 'جہاد' عربی کے مادے 'جہد' سے ماخوذ ہے، جس کے لغوی معنی 'کوشش کرنا'، 'جدوجہد کرنا' اور 'اپنی تمام تر صلاحیتیں و طاقت صرف کرنا' کے ہیں۔

• اصطلاحی مفہوم: اسلامی اصطلاح میں جہاد سے مراد اعلیٰ کلمۃ اللہ (اللہ کا دین بلند کرنے)، اسلام کی حفاظت، حق کے غلبے اور ظلم و ستم کو مٹانے کے لیے مال، جان، قلم، زبان اور تمام تر طاقت کے ساتھ

جدوجہد اور قتال کرنا ہے۔

2. اسلام کے دفاعی نظام میں جہاد کی ضرورت و اہمیت:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

اسلام ایک سلامتی اور امن کا دین ہے، لیکن اس امن کی بقا اور دفاع کے لیے جہاد کو بنیادی رکن قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کے دفاعی نظام میں اس کی ضرورت درج ذیل وجوہات کی بناء پر ہے:

- وطن اور عقیدے کی حفاظت: اگر کسی ریاست کے پاس دفاعی طاقت اور جہاد کا جذبہ نہ ہو تو باطل اور ظالم قوتیں اس پر قبضہ کر کے اس کے نظریے اور آزادی کو سلب کر لیتی ہیں۔
- فتنے اور ظلم کا خاتمہ: قرآن مجید میں ارشاد ہے: **وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ لَئِيْلَ تَكُونَ فِتْنَةً** (اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے)۔ جہاد مظلوموں کو نجات دلانے اور ظلم و بربریت کو روکنے کا واحد ذریعہ ہے۔
- امن و سلامتی کی ضمانت: دشمن کو پر امن رکھنے اور جارحیت سے باز رکھنے کے لیے اسلامی ریاست کا دفاعی طور پر مضبوط ہونا اور جہاد کے لیے تیار رہنا ضروری ہے تاکہ دشمن کو حملے کی جرات نہ ہو سکے۔

□ سوال نمبر 4: جہاد بالنفس (جہاد اکبر) سے کیا مراد ہے؟ انسانی کردار کی تعمیر میں اس کی اہمیت لکھیں۔

جواب:

1. جہاد بالنفس (جہاد اکبر) کا مفہوم:

جہاد بالنفس سے مراد اپنے اندر کی بری خواہشات، نفسانی تنگیات، شیطان کی وسوسہ انگیزیوں اور اخلاقی برائیوں کے خلاف مسلسل جنگ کرنا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ سے واپس لوٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: **رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ** (ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں)۔ صحابہ کے پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہاد بالنفس ہے۔

2. انسانی کردار کی تعمیر میں جہاد بالنفس کی اہمیت:

انسانی شخصیت اور کردار کو سنوارنے میں جہاد بالنفس کا بنیادی کردار ہے:

- اخلاقی پاکیزگی: جہاد بالنفس انسان کو جھوٹ، حسد، بغض، تکبر، لالچ اور خیانت جیسی مہلک اخلاقی پیاریوں سے پاک کرتا ہے۔
- طاعت و عبادت میں استقامت: نفس انسان کو سستی اور گناہوں کی طرف مائل کرتا ہے، جہاد بالنفس کے ذریعے انسان اپنے نفس کو قابو میں کر کے اللہ کے احکامات پر پابندی سے عمل کرتا ہے۔
- ضبط نفس اور صبر: یہ انسان میں مشکل حالات میں صبر اور نفس پر کنٹرول کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے جس سے وہ ایک معتدل اور بہترین انسان بنتا ہے۔
- میدان کارزار کے جہاد کی بنیاد: جو شخص اپنے نفس پر فتح حاصل نہیں کر سکتا، وہ میدان جنگ میں دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لیے اندرونی اصلاح ہی بیرونی کامیابیوں کی بنیاد ہے۔

□ سوال نمبر 5: ظہور اسلام کے وقت عرب کے مذہبی، اخلاقی اور سماجی حالات پر مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

ظہور اسلام سے پہلے کا دور تاریخ میں 'عہد جاہلیت' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس وقت عرب کے حالات ہر لحاظ سے انتہائی ابتر تھے:

1. مذہبی حالات:

عرب کے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحیدی تعلیمات کو بھول کر بت پرستی میں مبتلا ہو چکے تھے۔ خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے تھے۔ ہر قبیلے کا اپنا الگ بت تھا۔ اس کے علاوہ سورج، چاند، تاروں اور درختوں کی بھی پوجا کی جاتی تھی اور توہم پرستی عام تھی۔

2. اخلاقی حالات:

اخلاقی طور پر پورا معاشرہ زوال پذیر تھا۔ شراب نوشی، جو آ، زنا، چوری اور ڈکیتی کو عیب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ بات بات پر جنگ و جدل شروع ہو جاتی اور نسل در نسل صدائی دشمنیاں چلتی تھیں (مثلاً جنگِ بعاث)۔

3. سماجی و معاشرتی حالات:

• عورتوں کی زبوں حالی: معاشرے میں عورت کا کوئی مقام و احترام نہیں تھا۔ اسے پر اپرٹی کی طرح بیچا اور منتقل کیا جاتا تھا اور بے شمار شادیاں کرنے کا رواج تھا۔

• بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا: غیرت اور معاشی تنگدستی کے خوف سے نوزائیدہ بیٹیوں کو زندہ مٹی میں دفن کر دیا جاتا تھا۔

• غلامی کا نظام: غلاموں اور لونڈیوں پر شدید مظالم ڈھائے جاتے تھے اور ان کے کوئی انسانی حقوق نہیں تھے۔ امیر اور زبردست کا قانون چلتا تھا اور غریب و مظلوم کو پیس دیا جاتا تھا۔

خلاصہ یہ کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل عرب معاشرہ تاریکیوں کے غار میں گرا ہوا تھا جسے اسلام نے آکر نورِ ہدایت سے منور کیا۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔